محترم صدر موسس کا ہفتہ وار درس قرآن اور مسجد و مکتب دالشن کی تعمیر کی تکمیل کا ذکر کیا۔ اور آخر میں انہوں نے مختلف شعبہ جات 'یعنی مکتبہ ' اکیڈمک ونگ کے تحت جرائد و کتب کی اشاعت ' حفظ قرآن و ناظرہ کا انتظام اور لائبریری کی High-Lights بیان کیں۔ دیگر شعبہ جات میں قرآن کالج کے لئے اہم فیصلے ' کالج ہاسٹل کا تربیتی نظام ' شعبہ خط و کتابت کورس کے اعداد و شمار ' جنرل ایڈ منسٹریشن بشمول کیش ' اکاؤنٹس اور آڈٹ اور شعبہ نشر القرآن کا ذکر کیا اور ان سب کی کارکردگی کو سراہا۔

○ ناظم اعلیٰ کے بعد ناظم مالیات جناب شیخ محمد عقیل صاحب نے سالانہ اکاؤنٹس کی Key figures بیان کیں اور حاضرین سے کہا کہ وہ اس سے متعلق جو وضاحت چاہیں طلب کر سکتے ہیں۔ ناظم مالیات نے خصوصیت سے ۹۳ء کے assets کی رقم ' جو Book Value کے لحاظ سے بھی تقریباً ساڑھے اکیس کروڑ روپے ہے ' کا موازنہ بائیس سال قبل کے اثاثے سے کیا جب انجمن کی تاسیس کے وقت اس کا کل سرمایہ ایک لاکھ روپے تھا جو بیس موسسین نے پانچ ہزار روپے کے حساب سے یکشت زر تعاون کے ذریعے جمع کیا تھا۔

○ ناظم مالیات کے بعد ناظم اعلیٰ ایک بار پھر اعانتوں میں اضافے اور ہیئت انتظامیہ میں تبدیلیوں کی توضیح کرنے تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ روپے کی قیمت خرید میں بے پناہ کمی ہوئی ہے اور ساتھ ہی انجمن کے توسیعی پروگرامز کے لئے اضافی فنڈز کی ضرورت ہے ' اس لئے ماہانہ اعانتوں میں اضافہ ناگزیر تھا اور مجلس منتظمہ نے کئی ماہ کے غور و خوض کے بعد واقعی بادل ناخواستہ اضافہ کا فیصلہ کیا۔ ہیئت انتظامیہ میں جو بنیادی تبدیلی کی گئی ہے ' یعنی مجلس منتظمہ کی جگہ اب ایک مجلس شوریٰ اور ایک مجلس عاملہ کا قیام ہو گا۔ مجلس شوریٰ انجمن کا پالیسی ساز ادارہ ہو گا اور یہ حلقہ موسسین / محسنین کے تیرہ ' حلقہ مستقل ارکان کے چار اور حلقہ عام ارکان کے آٹھ منتخب نمائندوں پر مشتمل ہو گا۔ مجلس عاملہ صدر موسس / صدر انجمن کی طرف سے نامزد اعزازی ناظمین پر مشتمل انجمن کی Executive Body ہو گی۔ اس میں کم از کم چار ناظمین ' یعنی ناظم اعلیٰ ' ناظم مالیات ' داخلی محاسب اور معتمد ' مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے لئے جائیں گے۔ باقی

شعبہ جات کے لئے دوسرے باصلاحیت حضرات' جو اعزازی طور پر تفویض کردہ ذمہ داری قبول کرنے پر تیار ہوں' کا تقرر بطور ناظمین کیا جائیگا۔ مجلس عاملہ اپنی کارکردگی کے لئے مجلس شوریٰ کو جوابدہ ہوگی۔ شوریٰ اور عاملہ دونوں محترم صدر موسس اور ان کے بعد صدر انجمن کی زیر صدارت کام کریں گی۔ شوریٰ کا اجلاس عموماً سہ ماہی اور عاملہ کا اجلاس عموماً ماہانہ ہوگا۔

○ حسب پروگرام ناظم انتخاب جناب محمد بشیر ملک صاحب نے نئی ہیئت انتظامیہ کے لئے ارکان مجلس شوریٰ' جن کی تعداد ۲۵ ہے' کے دو سالہ الیکشن کے طریقہ کار کی تفصیل بتاتے ہوئے Voting slips تقسیم کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ انجمن کے حلقہ موسسین / محسنین ارکان میں سے ۱۳' مستقل ارکان میں سے چار اور عام ارکان میں سے آٹھ کو منتخب کرنا ہے۔ چونکہ حلقہ مستقل ارکان میں سے صرف چار حضرات کو تجویز کیا گیا ہے اور چار ہی کا انتخاب ہونا ہے لہٰذا یہ چاروں حضرات بلامقابلہ منتخب قرار دیئے جاتے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) ڈاکٹر نسیم الدین خواجہ صاحب (۲) محمود عالم میاں صاحب (۳) چوہدری انوار الحق صاحب اور (۴) احسن الدین صاحب۔ باقی دو حلقوں کے انتخابات کروائے گئے۔ منتخب حضرات کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔

حلقہ موسسین / محسنین:۔

(۱) میجر (ریٹائرڈ) احسن الرؤف شیخ صاحب (۲) ڈاکٹر عارف رشید صاحب (۳) قمر سعید قریشی صاحب (۴) محمد بشیر ملک صاحب (۵) سراج الحق سید صاحب (۶) اقتدار احمد صاحب (۷) لطف الرحمٰن خان صاحب (۸) وقار احمد صاحب (۹) شیخ محمد عقیل صاحب (۱۰) وکیل احمد خان صاحب (۱۱) میاں محمد رفیق صاحب (۱۲) شہباز الدین چوہدری صاحب (۱۳) ڈاکٹر مختار حسن رندھاوا صاحب

حلقہ عام ارکان:۔

(۱) ڈاکٹر ابصار احمد صاحب (۲) چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب (۳) الطاف حسین صاحب (۴) ڈاکٹر عبد الخالق صاحب (۵) چوہدری غلام محمد صاحب (۶) غازی محمد وقاص

صاحب (۷) میجر (ریٹائرڈ) خاور قیوم صاحب (۸) مختار احمد خان صاحب

مذکورہ انتخابی نتیجہ کی تیاری اور اعلان کے دوران تقریباً آدھے گھنٹے کا وقفہ رہا' جس میں حاضرین اجلاس کی چائے اور (snacks) سے تواضع کی گئی۔

○ وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی پھر شروع ہوئی تو اولاً مذکورہ بالا انتخابات کے نتائج کا اعلان کیا گیا اور اس کے بعد منسلک ذیلی انجمنوں کے نمائندوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنی اپنی انجمنوں کی مطبوعہ رپورٹ پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انجمن خدام القرآن (رجسٹرڈ) فیصل آباد کے معتمد جناب میاں محمد اسلم صاحب نے رپورٹ پڑھی اور آخر میں یہ خوشخبری بھی سنائی کہ فیصل آباد میں ساڑھے سات کنال کا ایک پلاٹ جو انجمن کو "ہبہ" کیا گیا تھا اس کا قبضہ تقریباً ایک ماہ ہوا' مل گیا ہے۔ اور اس پر لاہور اور کراچی کی طرز پر قرآن اکیڈمی تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور کی مطبوعہ رپورٹ میجر (ریٹائرڈ) فتح محمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اس بات کا افسوس رہا کہ باقی منسلک انجمنوں کی طرف سے اجلاس میں کوئی نمائندہ شریک نہیں ہوا۔

○ آخر میں محترم صدر موسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنے اختتامی کلمات ادا فرمائے۔

(۱) انہوں نے سب سے پہلے تو سالانہ رپورٹ کے حوالے سے یہ توضیح فرمائی کہ ۲۲ برس کی مدت تو صرف مرکزی انجمن کے تاسیس کے وقت سے ہے' جبکہ رجوع الی القرآن کی تحریک کا آغاز تو انہوں نے ذاتی سطح پر ۶۵ء میں ہی کر دیا تھا۔

(۲) گزشتہ سال کی روداد میں سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۸۶ کے حوالہ سے جو بحث آئی تھی اس میں انذار کا پہلو تو نمایاں طور پر رپورٹ ہوا ہے لیکن اس میں تبشیر کا پہلو دب گیا ہے۔ مبشرین اور منذرین کی وضاحت کرتے ہوئے صدر موسس نے فرمایا کہ بشارت اور انذار کے دونوں پہلو پیش نظر رہنے چاہئیں۔ جن نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ استعداد اور صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ قرآن کا پیغام عام کریں تو اگر وہ اس کام کا حق ادا کریں تو ان کے لئے بشارت ہے لیکن اگر انہوں نے اس کا حق ادا نہیں کیا تو ان سے یہ

صلاحیت سلب بھی ہو سکتی ہے۔

(۳) صدر موسس نے سورۂ طٰہٰ کی پہلی دو آیتوں: "طٰہٰ O ما انزلنا علیک القرآن لتشقی O" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ اگرچہ یہاں مشقت کی نفی نہیں ہے اور وہ حضور ﷺ نے جھیلی ہے' اصل بات جو توجہ طلب ہے وہ یہ کہ قرآن اس لئے نازل نہیں ہوا کہ آپ ناکام ہوں' بلکہ اس آیت میں ایک نوید اور ایک خوشخبری ہے کہ آپ کامیاب ہوں گے۔ لہٰذا جو شخص جس سطح پر بھی رجوع الی القرآن کا کام کر رہا ہے' یہاں اصل میں اس کے لئے کامیابی کی نوید ہے۔

اسی طرح سورۃ القصص میں آیت نمبر ۸۵ کے ابتدائی حصہ:

"ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد"

(ترجمہ: "جس ہستی نے حکم بھیجا تجھ پر قرآن کا وہ پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ"۔) کے حوالہ سے ڈاکٹر صاحب نے وضاحت کی کہ تفاسیر کی کتب میں بالعموم اس کا اصل مفہوم دب گیا ہے' یہاں بھی خوشخبری سنائی جا رہی ہے حضور ﷺ کو کہ ہمیں آپ کو کامیابیوں کے ساتھ لوٹانا ہے۔ اصل میں تو "الی معاد" یعنی بہت بڑی پہنچنے کی جگہ کا مطلب آخرت کی کامیابی ہے' لیکن اس میں دنیا کی کامیابی کی بھی خوشخبری ہے۔ یہاں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ حضور ﷺ سے یہ خطاب دراصل آپ کی وساطت سے ہم سے کیا جا رہا ہے۔

(۴) صدر موسس نے آج کل بھارت کے ساتھ تعلقات کے مسئلے پر فرمایا کہ وہ ہمارا پیدائشی دشمن ہے اور مادی اعتبار سے کئی گنا زیادہ قوت والا بھی۔ اور اس لئے اس کے ساتھ معاملہ طے کرنے پر طبیعت مائل نہیں ہوتی مبادا کہ وہ ہم پر غالب آ جائے! لیکن ہم بھول رہے ہیں کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتھیار تو قرآن مجید ہے۔۔۔ ع در بغل داری کتاب زندۂ۔ اس کی ایک مثال حضرت موسیٰ کا واقعہ بھی ہے کہ وہ جادوگروں کے جادو سے متاثر ہو کر اپنے ہاتھ میں زندہ معجزہ یعنی اپنا عصا بھول گئے۔ اللہ نے یاد دلایا' عصا پھینکا' جادو کا تمام اثر ختم ہوا اور جادوگر سجدہ میں گر گئے۔ اسی طرح ہم بھول رہے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں زندۂ جاوید معجزہ قرآن کا ہے۔

محترم صدر موسس نے قرآن کے ایک اعجاز کا ذکر ٹیلی ویژن پروگرام "الھدیٰ" کے حوالے سے کیا۔ اس پروگرام کی نشریات کے دوران ہندوستان میں امرتسر مشرقی پنجاب سے سکھ نوجوان لاہور پہنچے اور انہوں نے پروگرام کے مثبت تاثرات بیان کئے۔ اور بتایا کہ دہلی تک یہ نشریات سن کر ان لوگوں کی جوان لڑکیوں نے دوپٹے سے اپنے سرڈھانپنا شروع کر دیئے تھے۔ لیکن افسوس کہ پاکستان میں مغرب زدہ خواتین نے اس پروگرام کے خلاف احتجاج کیا۔ محترم صدر موسس توجہ دلائی کہ ہم قومی سطح پر بھی اپنے اس سب سے بڑے ہتھیار کو بھولے ہوئے ہیں اور اس کی سزا کے طور پر کوئی عجب نہیں کہ اللہ ہمیں ہندوؤں سے پٹوائے اور پھر انہی کے ہاتھ میں اپنا جھنڈا تھمادے۔ یعنی ہندو ہمیں فتح کرلیں اور ہندوؤں کو اسلام فتح کرلے۔ تاریخ میں پہلے یہ تاتاریوں کے ہاتھوں ہو چکا ہے۔

ہے عیاں فتنہ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

(۵) صدر موسس نے آخر میں تین باتیں انتظامیہ کے بارے میں کہیں کہ:-

(i) ہیئت انتظامیہ میں تبدیلی دراصل انجمن کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کے لئے ہے۔ (ii) مختلف علاقوں میں "بزم قرآن" کے نام سے حلقہ ہائے بزم قرآن قائم کرکے باہمی ربط و ضبط قائم کرنا اور اراکین انجمن کا آپس میں میل جول بڑھانا بھی پیش نظر ہے۔ (iii) مجلس شوریٰ کے آئندہ انتخابات کے لئے اس امکان کا ذکر بھی کیا کہ پیشگی نامزدگیاں اور غیر حاضر اراکین کا انتخاب ختم کرکے حاضر اراکین میں ہی سے نامزدگیاں ہوں اور حاضر ارکان ہی انتخاب کریں بشرطیکہ وہ قواعد کے مطابق ووٹ دینے اور نامزد ہونے کے اہل ہوں۔ (٦) آخر میں صدر موسس کی دعائے خیر کے ساتھ معتمد انجمن نے آج کے سالانہ اجلاس ختم کرنے کا اعلان کیا۔

تعارف کتب

مولانا شبیر بن نور کی قلمی کاوشیں

ہمارے کرم فرما مولانا ابو عبد الرحمٰن شبیر بن نور مملکت سعودیہ کے دار الحکومت الریاض سے متصل "الدوادمی" میں مقیم ہیں جبکہ اس سے قبل وہ پاکستان کے مختلف تعلیمی اداروں میں تدریسی و تعلیمی خدمات سرانجام دے چکے ہیں جن میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور بھی شامل ہے ' جہاں انہوں نے بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے ایک عرصہ گزارا۔ موصوف کی اس وقت دو قلمی کاوشیں ہمارے سامنے ہیں۔

۱۔ کبیرہ گناہوں کی حقیقت

۲۔ قیامت کی ہولناکیاں

فرق یہ ہے کہ پہلی کتاب موصوف کی تالیف ہے جسے انہوں نے قرآن و سنت' آثار صحابہ اور اسلاف کے علمی ورثہ کو سامنے رکھ کر مرتب کیا تو دوسری ترجمہ ہے ایک عربی کتاب کا' جس کا نام "اھوال القیامہ" ہے جس کے مؤلف کویت کے "الاستاذ عبد الملک الکلیب" ہیں۔

"قیامت" ایک عظیم حقیقت کا نام ہے۔ قرآن مجید میں توحید کے ساتھ جس عقیدہ کا سب سے بڑھ کر ذکر ہے وہ قیامت ہی ہے جسے "یوم الدین' یوم الحشر' یوم الجزاء" اور بہت سے ناموں سے یاد کیا گیا۔ استاذ کلیب نے غفلت و مدہوشی کے مارے ہوئے عربوں کے لئے اس کتاب کو اس طرح مرتب کیا کہ اس میں ایک خطیب کا زور بیان ہے تو واعظ و مذکر کی دردمندی بھی۔ ہر بات مستند ماخذوں سے نقل کی گئی اور کوئی بات کچی نہیں۔ شبیر بن نور نے محسوس کیا کہ عرب بھائی جس بیماری کا شکار ہیں اسی بیماری میں پاکستانی بھی مبتلا ہیں' شاید عربوں سے بڑھ کر۔ چنانچہ انہوں نے اس کتاب کو اردو کا جامہ اس طرح پہنایا ہے کہ ترجمہ پر بلاشبہ اصل کا گمان ہوتا ہے۔ ۲۵۹ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں پانچ ابواب ہیں --- پہلے کا تعلق دنیا و آخرت کے درمیانی عرصہ عالم برزخ کے لئے مختص ہے۔ مؤلف نے اس باب کو "عالم برزخ کے عذاب اور نعمتوں" کے لئے وقف کیا ہے اور بڑی تفصیل سے اس درمیانی عرصہ میں پیش آنے والے واقعات کی نشاندہی کی ہے۔ دوسرا باب "قیامت کے ظہور" کے حوالہ سے ہے تو تیسرا "قیامت کی ہولناکیوں" پر مشتمل ہے' جبکہ چوتھا "جہنم و اہل جہنم" اور پانچواں "جنت و اہل جنت" کے حوالہ سے ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دوران مطالعہ ہم اپنی آنکھوں پر قابو نہ پاسکے اور ہماری آنکھیں بہنا شروع ہوگئیں اور ہمیں توفیق الٰہی سے بہت سی کوتاہیوں سے توبہ کرنے اور بہت سے اعمال خیر بجالانے کی توفیق